سوال

افضل کیا ہے آیا دل میں پائی جانے والی ان بیماریوں کا علاج جو اللہ تعالی کو ناپسند ہیں، مثلا: حسد و بغض، اور کینہ و خیانت، تکبر و ریاکاری اور دکھلاوا، اور شہرت، اور قسوۃ قلبی وغیرہ جن کا تعلق دل کی گندگی اور چھپاؤ کے ساتھ ہے، ان کا علاج افضل ہے یا پھر ظاہر اعمال سر انجام دینے کا، مثلا: نماز، روزہ، اور دوسری نفلی عبادات اور نذریں وغیرہ، لیکن دل میں ساری بیماریاں موجود رہیں، فتوی دے کر عند اللہ ماجور ہوں؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اس میں سے کچھ تو اس کے ذمہ واجب ہیں، اور واجب چیز کو فضیلت حاصل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا حدیث قدسی میں فرمان ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

"میرا بندہ میرے اتنا قریب کسی اور چیز سے نہیں ہوتا جتنا میرے فرض کردہ اعمال سر انجام دینے سے ہوتا ہے"

پھر فرمایا:

"میرا بندہ نوافل کی ادائیگی کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں"

اور پھر ظاہری اعمال تو اس وقت تک صالحہ اور مقبول ہی نہیں ہوسکتے جب تک اس کا واسطہ دل سے نہ ہو، کیونکہ دل بادشاہ کی حیثیت رکھتا ہے، اور باقی سارے اعضاء اس کے فوج اور لشکری ہیں، لھذا جب بادشاہ خود ہی خراب اور گندہ ہوجائے تو فوجی بھی خراب ہوجاتے ہیں، اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خبردار! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صحیح اور درست ہوجائے تو سارا جسم صحیح اور درست ہوجاتا ہے، اور جب وہ خراب اور فاسد ہوجائے تو سارا جسم بھی خراب اور فاسد ہوجاتا ہے"

اور اسی طرح قلبی اعمال کا جسمانی اعمال میں اثر انداز ہونا ضروری اور لازمی چیز ہے، اور جب واجب کردہ چیز کو مقدم کیا (چاہے) اسے باطنی یا ظاہری کا نام دیا جائے، تو ہوسکتا ہے جسے باطنی کے نام سے موسوم کیا جارہا ہے وہ زیادہ واجب ہوں، مثلا: حسد، بغض اور تکبر ترک کرنا، کیونکہ یہ نفلی روزوں سے زیادہ واجب ہے، اور بعض اوراوقات ظاہر کے نام سے موسوم کیے جانے والے اعمال افضل اور بہتر ہوتے ہیں: مثلا قیام اللیل، کیونکہ یہ عمل دل میں پائے جانے والے بعض خیالات مثلا رشک وغیرہ کو صرف ترک کرنے سے زیادہ بہتر اور افضل ہے

اور باطنی اور ظاہری میں سے ہر ایک عمل دوسرے کا ممد و معاون ہے اور اس کی مدد کرتا ہے، اور نماز برائی اور بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی، اور خشوع و خضوع وغیرہ کو پیدا کرتی ہے، اس کے علاوہ بھی عظیم الشان آثار پیدا کرتی ہے، جو افضل الاعمال میں شامل ہوتا ہے، مثلا صدقہ والله تعالى اعلم

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کی کلام ختم ہوئی، دیکھیں: مجموع الفتاوی (381/6).

لهذا باطن اور ظاہر کی اصلاح کو علیحدہ علیحدہ نہیں کیا جا سکتا

انسان جو ظاہری عبادات اپنے اعضاء کے ساتھ سرانجام دیتا ہے، بلاشبہ - جب اس سے اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہو - باطن میں مثبت اثر انداز ہوتی ہیں

اس کی مثال مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ سلم میں ہے :

"کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو سینے کا وحر ختم کر کے رکھ دے، وہ ہر ماہ تین روزہ رکھنا ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (2386) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی حدیث نمبر (2249) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

حدیث میں استعمال شدہ لفظ وحر الصدر کا معنی سینہ میں پایا جانے والا بغض و کینہ اور حسد ہے

قلبی بیماریوں کے اہم ترین علاج میں سے یہ ہے کہ ان امراض کے بارہ میں آنے والی شدید قسم کی وعید والی نصوص اور دلائل پر غور و فکر اور تدبر ہے

مثلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (91).

اور جس حدیث میں آگ کا قول بیان ہوا ہے :

"مجھے متکبر قسم کے لوگوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4850) صحیح مسلم حدیث نمبر (2846)

اور ایک حدیث میں ہے :

"روز قیامت متکبر قسم کے لوگوں کو مردوں کی شکل میں ذرات کی طرح جمع کیا جائے گا"

جامع ترمذی حدیث نمبر (2492) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترمذی حدیث نمبر (2025) میں اسے حسن قرار دیا ہے

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تمہارے اندر تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں حسد اور بغض سرایت کر چکی ہیں، اور یہی کاٹ کر رکھ دینے والیاں ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ بال مونڈ دینے والیاں ہیں، لیکن دین کو کاٹ کر رکھ دیتی ہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم اس وقت تک جنت میں نہیں داخل ہو سکتے جب تک کہ مؤمن نہ بن جاؤ اور اس وقت تک مؤمن نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں یہ چیز پیدا کرنے والی نہ بتاؤں! السلام علیکم عام کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (2510) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2038) میں اسے حسن قرار دیا ہے

لھذاجو شخص بھی ان امراض قلب کی اس طرح کی وعیدوں پر بصیرت کی آنکھ سے غوروفکر کرتا ہے ، بلاشبہ وہ اپنے دل کو پاک صاف کرنے کے لیے نفس کے خلاف جھاد کر رہا ہے ، اور ایسا کر کے وہ اعضاء کے اعمال کی معاونت اور مدد کرتا ہے ، اوراس کے ساتھ وہ دعا بھی کرتا ہے کہ اس کا دل حسد وبغض اور کینہ وحقد وغیرہ سے پاک صاف کر دے

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا مومنوں کی دعا کے متعلق فرمان ہے :

اور ہمارے دلوں میں مومنوں کے بارہ بغض اور کینہ نہ رکھ

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرما

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

21673